یا اللہ
جلّ جلالہٗ

یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم

حقیقی، اصلی، خالص اور سچے سنّی کی پہچان



# نعرۂ رسالت
# یا رسول اللہ ﷺ


## علامہ مولانا مفتی محمود ورنالوی (ایم اے)

سابق ناظم اعلیٰ جامعہ ایوبیہ ٹرسٹ و خطیب جامع مسجد صلاح الدین ایوبی

۲ر ڈی سعید آباد۔ بلدیہ ٹاؤن کراچی پاکستان

یا اللہ جل جلالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حقیقی، اصلی، خالص اور سچے سنی کی پہچان

# نعرہ رسالت

# یا رسول اللہ

مؤلف و مرتب

علامہ مولانا مفتی محمود ورنالوی۔ ایم۔ اے

سابق ناظم اعلیٰ، جامعہ ایوبیہ ٹرسٹ و خطیب جامع مسجد صلاح الدین ایوبی ۳۔ ڈی سعید آباد، بلدیہ ٹاؤن کراچی

پاکستان

ہدیہ ۲/۵۰ روپے

نام کتاب :۔ اصلی سنی کی پہچان نعرہ رسالت یا رسول اللہ ﷺ

تعداد :۔ ایک ہزار

تاریخ طباعت دسمبر ۱۹۹۶ء

کتابت سید محمد آصف ڈاکٹر دار الکتابت آدم خان مارکیٹ

ہدیہ ۲/۵۰/۔ روپے

## ملنے کے پتے

۱۔ مدنی کتب خانہ جامعہ ایوبیہ جامع مسجد صلاح الدین ایوبی ۳/ذی سعید آباد، بلدیہ ٹاؤن کراچی۔

۲۔ واحد بک ڈپو جونا مارکیٹ کراچی

۳۔ مکتبہ اسحاقیہ۔ جونا مارکیٹ کراچی

۴۔ مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ کراچی

۵۔ مکتبہ رضویہ۔ آرام باغ گاڑی کھاتہ کراچی

۶۔ تاج بک ڈپو مولوی مسافر خانہ بندر روڈ کراچی۔

# غلامان احمد مختار یوں پہچانے جائینگے
# کہ ہوگا حشر میں بھی ان کا نعرہ یا رسول اللہ

برادرانِ اسلام ! پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اور اس کی بنیاد ہی نظریۂ اسلام پر رکھی گئی تھی۔ اگرچہ اسلام میں اس وقت بہت سے فرقے ہیں اور ہر فرقہ اپنے آپ کو صحیح اور حق پر ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے۔ مگر حقیقت واقعیہ یہ ہے کہ اسلام کے صحیح وارث اور سچے مسلمان صرف اور صرف اہل سنت و جماعت ہی ہیں اور اسی جماعت کو تائید و نصرت الہٰی حاصل ہے۔ سچے اولیاء قطب ابدال اوتاد اور غوث اسی جماعت میں ہوئے ہیں اور یہ صحابہ کرام کے بھی خادم ہیں اور اہل بیتِ عظام کے بھی غلام ہیں ؎

اہل سنّت کا ہے بیڑا پار کہ اصحابِ حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

ظاہر ہے کہ ہر چیز کی کچھ خاص علامتیں اور نشانیاں ہوتی ہیں جن کے ذریعہ وہ دوسری چیزوں سے ممتاز ہو جاتی ہے۔ اسی طریقہ سے ہر فرقہ کے کچھ معتقدات اور معمولات ہیں، جن کی وجہ سے وہ ایک دوسرے سے ممتاز دکھائی دیتا ہے۔ پاکستان کے مختلف فرقوں میں ہر فرقہ کی مخصوص علامتیں اور نشانیاں کسی بھی صاحب فہم و بصیرت سے مخفی نہیں ہیں۔

## علاماتِ اہلِ سنت و جماعت

"اہل سنت و جماعت" یہ الفاظ ہی بتا رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے

طریقہ پر چلنے والے لوگ "اہلِ سنت وجماعت" کہلاتے ہیں۔ اس جماعت کے معمولات ومعتقدات بحمداللہ سنتِ نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے مطابق اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طریقہ کے عین مطابق ہیں۔

**اقسامِ سنّت** سنت کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) سنت قولی:۔ جس کام کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زبانِ حق ترجمان سے حکم ارشاد فرمایا ہو اور پھر وہ اُمت میں رائج ہو۔ (۲) سنّت فعلی:۔ جس کام کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکماً ارشاد تو نہ فرمایا ہو لیکن فعلاً وعملاً آپ نے کیا ہو۔ (۳) سنت تقریری:۔ جو کام حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ حکماً ارشاد فرمایا ہو اور نہ ہی عملاً وفعلاً کیا ہو مگر آپ کے سامنے کیا گیا ہو اور آپ نے منع نہ فرمایا ہو۔

جو کام بھی سنتِ قولی، فعلی یا تقریری سے ثابت ہو اور مسلمانوں میں رائج ہو وہ سنّت ہی ہے اور اس کا کرنے والا متبّع سنّت ہے۔

اہلِ سنت وجماعت کے معتقدات ومعمولات کو تفصیلاً بیان کرنے کی یہاں گنجائش نہیں ہے۔ البتہ دنیا جانتی ہے کہ ہر جلسہ وجلوس بالخصوص مذہبی جلسوں میں اہلِ سنت وجماعت کے ہاں "نعرہ تکبیر اور دیگر نعروں کے ساتھ "نعرہ رسالت" یارسول اللہ" نہایت ہی جوش وخروش اور خلوص ومحبت سے لگایا جاتا ہے یہ نعرہ سچے سنّی کی پہچان اور غلامانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان کی جان کی حیثیت رکھتا ہے۔ کچھ جعلی اور نام نہاد سنی اسے بدعت وشرک کہہ کر اور ناجائز وخلافِ سنت قرار دیکر سنتِ تقریری اور سنتِ صحابہ سے ثابت شدہ نعرہ رسالت کو مٹانے اور مسلمانوں کے دلوں سے الفت وحب رسول کو ختم کرنے کی مذموم کوششیں کر رہے ہیں۔ بعض بدبخت

تو اتنے انتہا پسند ہیں کہ وہ نعرہ رسالت یارسول اللہ کہنے والے کو قتل تک کر چکے ہیں۔ چنانچہ تبلیغی جماعت کے اجتماع میں رائیونڈ میں ایک نوجوان "محمد اقبال" اسی جرم کی سزا میں قتل ہو چکا ہے یہ واقعہ اجتماع کے اندر ۱۹۷۷ء میں پیش آیا۔ تھانہ کاہنہ نو میں اس کی ایف آئی آر درج ہوئی اور قومی اخبارات میں اسکی مذمت کی گئی مگر تبلیغی جماعت کے سرپرستوں نے اپنے اثر و رسوخ سے "مک مکا" کر لیا۔ تاہم یہ کیس لاہور ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے اور مناسب پیروی نہ ہونے کی بنا پر تصفیہ طلب ہے۔

بہر حال میں آپ حضرات کے سامنے نعرہ رسالت کے بارے میں چند گذارشات پیش کرنا چاہتا ہوں اور حق و انصاف کا فیصلہ آپ کی دیانت اور آپ کے ایمان پر چھوڑتا ہوں۔

## مختلف نعرے

ناظرین آپ جانتے ہیں کہ مسلمانانِ پاک و ہند اور دنیا میں جہاں بھی ایشیائی مسلمان آباد ہیں وہاں خاص طور پر دینی مجالس و محافل میں یہ نعرے لگائے جاتے ہیں۔ (۱) نعرہ تکبیر اللہ اکبر (۲) نعرۂ رسالت، یارسول اللہ (۳) نعرہ تحقیق، حق چار یار (۴) نعرہ حیدری یا علی۔ (۵) نعرہ غوثیہ، یاغوثِ اعظم (۶)، ختم نبوت زندہ باد (۷)، اسلام زندہ باد (۸) پاکستان۔ زندہ باد (۹) مولانا صاحب، علامہ صاحب، پیر صاحب زندہ باد۔ (۱۰) شیخ الحدیث، شیخ التفسیر، شیخ القرآن۔ زندہ باد، وغیرہ وغیرہ۔

اب ان نعروں پر دوبارہ غور کریں۔ ان کے الفاظ پر ایک بار پھر نظر ڈالیں۔ آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ نمبر ۲، ۴، اور ۵ میں عربی کا لفظ "یا" آیا ہے، باقیوں میں

لفظ "یا" نہیں ہے۔ یہ تمام نعرے اصلی سنیوں کے اسٹیج پر لگائے جاتے ہیں۔ جبکہ جعلی سنی "یا" والے نعرے کے نہ صرف منکر ہیں بلکہ انہیں بدعت وحرام بلکہ شرک تک بھی بکتے رہتے ہیں۔ آیئے اس مسئلہ کا تفصیلی جائزہ لیں۔

## اصل حقیقت

حقیقت واقعیہ یہ ہے کہ عقیدہ کی رو سے ان سب میں کوئی نعرہ بھی نہ تو فرض ہے اور نہ ہی واجب ہے بلکہ اللہ اکبر یا رسول اللہ۔ یا محمد اور یا محمداہ کا ثبوت سنت سے ملتا ہے باقی تمام نعرے اور ان کے جواب مستحب کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اسی طرح جوش اور خوشی و جذبہ کے اظہار کے وقت لفظ نعرۂ تکبیر نعرۂ رسالت مستحب کی حیثیت رکھتے ہیں۔ سنت سے یہ الفاظ ثابت نہیں ہیں ہاں ان کا جواب سنت سے ثابت ہے جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے اب سوال یہ ہے کہ یا رسول اللہ۔ یا علی اور یا غوث اعظم کے علاوہ باقی تمام نعرے کہاں سے ثابت کرتے ہیں کیا وہ ان نعروں کو لگا کر بدعت کا ارتکاب نہیں کرتے اگر کرتے ہیں تو وہ اپنے قول کے مطابق جہنمی ہیں یا نہیں پھر شیخ الاسلام زندہ باد۔ سیدی مرشدی مودودی کا جواز سنت سے ثابت کر کے دکھائیں۔ اب بدعت کیا ہے؟ اس کی کتنی قسمیں ہیں؟ یہ نعرے بدعت کی کونسی قسم میں آتے ہیں؟ ان تمام بحثوں میں پڑنے کی فی الوقت ضرورت نہیں ہے۔ سر دست نعرۂ تکبیر اور نعرۂ رسالت کی حقیقت اور اس کا ثبوت پیش کیا جاتا ہے۔

## ثبوت وحقیقت نعرۂ تکبیر

ناظرین گرامی! نعرہ تکبیر کی حقیقت صرف اتنی ہے کہ جب بھی کسی خوشی تعجب، جوش یا جذبے کے اظہار کا موقع ہو تو ایک مسلمان جوش و جذبہ کے اظہار کے

کے طور پر بلند آواز سے "اللہ اکبر" کہتا ہے۔ یہی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا معمول تھا۔ مخالفین بھی یہ تسلیم کرتے ہیں۔ لہذا بحث کو طویل کرنے کی ضرورت نہیں۔ آج کل جو ایک آدمی کہتا ہے نعرہ تکبیر اور باقی جواب میں کہتے ہیں "اللہ اکبر" یہ طریقہ سنت سے ثابت نہیں ہے۔

## ثبوت نعرہ رسالت

جیساکہ نعرۂ تکبیر میں بیان ہوا۔ خوشی تعجب، جوش و جذبہ بلکہ مصیبت کے وقت بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نعرہ رسالت لگایا ہے اور وہ یارسول اللہ یامحمد اور ریامحمداہ کے نعرے لگاتے رہے ہیں۔ مروجہ طریقہ کہ پہلے ایک آدمی بلند آواز سے کہے نعرۂ رسالت اور دوسرے آدمی جواب میں کہیں "یارسول اللہ"۔ یہ طریقہ بھی سنت سے ثابت نہیں ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ خواہ نعرۂ تکبیر ہو یا نعرہ رسالت۔ یہ دونوں نعرے مروجہ طریقے سے شرعاً ثابت نہیں ہیں اور دونوں نعروں کے جواب میں جو الفاظ وارد اور مستعمل ہیں وہ سنت سے ثابت ہیں۔ اب نعرہ تکبیر۔ اللہ اکبر کے جائز اور نعرۂ رسالت۔ یارسول اللہ کو حرام اور شرک کہنا کہاں کا انصاف ہے؟ کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی نہیں ہے؟ کیا یہ صحابۂ کرام کو کافر و مشرک بنانے کی مذموم کوشش نہیں ہے۔؟ لیجئے پڑھئے اور فیصلہ کیجئے کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا کیا معمول تھا، وہ خوشی کے وقت اور تکلیف و مصیبت کے وقت نعرہ رسالت لگاتے تھے یا نہیں؟

## ثبوتِ نعرۂ رسالت بوقت خوشی

ناظرینِ گرامی! اہل علم پر یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ واقعہ ہجرت

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ سے مدینہ تشریف لے جانا تاریخ کے اہم اور قابل ذکر واقعات میں سے ہے۔ مسلم شریف کی روایت کے مطابق بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ "جس دن تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے وہ دن ہمارے لیے روشن ترین اور بہت ہی خوشی کا دن ہے۔ مدینہ کا ہر بچہ، جوان، بوڑھا، مرد، عورت اور غلام اُس دن ہر ممکن طریقہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشی میں برابر کا شریک تھا۔ حتی کہ ننھی بچیاں تک بھی بقول حفیظ جالندھری اس طرح اظہارِ فرحت و سرور کرتی نظر آتی ہیں۔ ؎

کہیں ننھی بچیاں تھیں دف بجاتی تھیں
رسول اللہ کی طرف اشارے کر کے گاتی تھیں

ہم ہیں بچیاں نجار کے عالی گھرانے کی
خوشی ہے آمنہ کے لال کے تشریف لانے کی

غرضیکہ جیسے ہی اہل مدینہ کو خبر پہنچی کہ رحمتہ للعالمین ان کے ہاں تشریف لا رہے ہیں تو وہ خوشی اور مسرت سے جھوم اُٹھے۔ آنے والے کی راہ میں آنکھیں بچھا دیں غارِ حرا کے چاند کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے ہر شخص بے تاب تھا اور جب طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوَدَاعِ کی صدا مدینہ پاک کی گلیوں سے بلند ہوئی تو غلامانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم اور مشتاقانِ دید کا یہ عالم تھا کہ فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُیُوْتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِی الطُّرُقِ یُنَادُوْنَ: یَا مُحَمَّدُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ یا محمد یا رسول اللہ، مرد اور عورتیں مکانوں پر چڑھ گئے اور نوجوان اور بچے گلیوں میں پھیل گئے اور نعرے لگا رہے تھے، یا محمد یا رسول اللہ یا محمد یا رسول اللہ (مسلم شریف ج ۲، باب الہجرۃ)

مسلمانو! ایمان سے سوچو! کیا یہ سماں جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

ثبوت اور نعرہ رسالت کے ثبوت کو پیش نہیں کرتا۔ یاد رہے کہ اس جلوس وجشن ورودِ مدینہ میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے علاوہ بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شامل تھے تو ثابت ہوا کہ خوشی وفرحت کے موقعہ پر یا محمد یا رسول اللہ کا نعرہ لگانا سنّت صحابہ ہے اس موقع پر نہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا، نہ ابوبکر رضہ عمر رضہ، عثمان رضی اللہ عنہم نے روکا اور نہ ہی کسی دوسرے صحابی کو یہ بدعت وشرک نظر آیا۔ اہل مدینہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں یہ عمل بغیر کسی کے اعتراض کے کیا سُنی مسلمانوں کے عمل کے لیے کافی نہیں ہے معلوم ہو اصحابی یا محمد یا رسول اللہ پکارتے تھے اور چودھریں صدی کے وہابی منع کرتے ہیں۔ اب آپ کی مرضی ہے کہ صحابی کی سنت پر عمل کریں یا وہابی کی ہمارا تو ایمان ہے کہ غلامانِ احمد مختار یوں پہچانے جائیں گے کہ ہوگا حشر میں بھی ان کا نعرہ یا رسول اللہ

## ثبوتِ نعرۂ رسالت بوقت مصیبت

حضرت عبداللہ بن عمر رضہ کا پاؤں سن ہوگیا۔ کسی نے کہا۔ اذکر احب الناسِ الیک = جو تجھے انسانوں میں سب سے زیادہ پیارا ہے اسے یاد کر۔ اللہ اللہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ پیارا کسی کو سمجھتے ہی نہیں تھے۔ کیونکہ ان کا ایمان تھا کہ ہے۔

محمد ہے متاعِ عالمِ ایجاد سے پیارا
پدر، مادر، برادر، جان ومال اولاد سے پیارا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فوراً پکارا "یا محمّداہٗ: اے

محمد میری فریاد رسی کر۔

یہ نعرہ لگاتے ہی پاؤں ٹھیک ہو گیا (ادب المفرد امام بخاری الشفا قاضی عیاض، نسیم الریاض، شرح شفا ملا علی قاری) ابن سنی، عمل الیوم واللیلۃ سیوطی حصن حصین۔ تحفۃ الذاکرین، قاضی شوکانی اہل حدیث ذکر اللہ وفضائل ومسائل درود وسلام مفتی محمد شفیع دیوبندی، کتاب الاذکار امام نووی شارح مسلم،

ناظرین ایمان سے بتائیں کہ مصیبت کے وقت یا محمداہ کا نعرہ لگانا سنت صحابہ رض ہے کہ نہیں؟ ظاہر ہے جس نے مشورہ دیا تھا وہ بھی صحابی تھا۔ جو مجلس میں موجود ہوں گے ان میں بھی صحابی ہوں گے۔ تو بھئی یا محمد کہنا سنتِ صحابی ہے اور اس کا انکار طریقہ وہابی ہے۔ ے

پسند اپنی اپنی مقام اپنا اپنا کئے جاؤ مے خوارو کام اپنا اپنا

یہی نہیں بلکہ اگر آپ غور کریں تو یا محمداہ میں "د" کے بعد الف استغاثہ ہے اور ایسا اس وقت بولتے ہیں جب کسی سے مدد چاہنا یا فریاد کرنا مطلوب ہو۔ معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو باذن اللہ فریاد رس سمجھتے تھے اور آپ سے فریاد کرتے تھے، اور بیماریوں سے شفایاب ہوتے تھے ے

نہ کیونکر ہر دم نام لوں تمہارا یا رسول اللہ ہوئیں حل مشکلیں جس دم پکارا یا رسول اللہ

یہاں ایک خاص بات ذہن نشین کر لیں کہ یہ واقعہ دیوبندی مسلک کے بہت بڑے مفتی اور علامہ جناب مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی نے اپنی کتاب ذکر اللہ وفضائل ومسائل، درود وسلام میں بھی نقل کیا ہے، مگر اس میں اتنا ہے کہ انہوں نے "محمد" کہا یہاں "یا محمد" والی حدیث کو شیرِ مادر سمجھ کر ہڑپ کر لیا گیا ہے۔

اب یہ علمی بددیانتی یا مفتی صاحب کی ہے یا ان کے کسی چیلے کی جسے "یا" سے چڑ ہے.
اور اس کو دانستہ طور پر ذکر نہیں کیا گیا کیونکہ اُس میں "یا" آیا ہے.

## یا محمداہ (اے محمد فریاد کو پہنچ) بوقت جنگ

اکثر یہ ہوا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین شدت جنگ اور حالت اضطراری میں یا محمداہ. یا محمد کے نعرے لگاتے تھے. چنانچہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ کا جب مسیلمہ کذّاب سے مقابلہ ہوا تو اس وقت مسلمانوں کی تعداد بہت کم تھی جبکہ مسیلمہ کذّاب کے ساتھ ساٹھ ہزار فوج تھی گھمسان کی جنگ ہوئی کچھ مسلمانوں کے پاؤں اکھڑنے لگے. اس موقع پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور ان کے ثابت قدم ساتھیوں نے کیا کیا. نَادٰی بِشِعَارِ الْمُسْلِمِیْنَ وَکَانَ شِعَارُھُمْ یَوْمَئِذٍ یَا مُحَمَّدَاہ:
انہوں نے مسلمانوں کے شعار کے مطابق پکارا (نعرہ لگایا) اور اس دن ان کا شعار تھا "یا محمداہ" (البدایہ والنھایہ ۶/۳۲۴)
(ابن اثیر ۲/۱۵۲ طبری ۳/۲۵۰)

پھر تو ہر صحابی کی زبان پر یا محمداہ کا نعرہ جاری ہو گیا اور اس کی برکت سے مسیلمہ کذاب شکست کھا کر قتل ہو گیا معلوم ہوا کہ جنگوں میں صحابہ کرام کے دور میں بھی مسلمانوں کا شعار یا محمداہ کا نعرہ تھا.

اسی طرح جنگ یرموک اور فتح حلب کے موقع پر بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یا محمداہ. یا محمد کے نعرے لگائے اور فتح پائی. یاد رہے کہ جنگ یرموک میں ۱۰۰ بدری صحابی بھی شامل تھے.

# صلوٰۃ الحاجت میں یا محمد

آنحضرت صلی اللہ وسلم کے پاس ایک نابینا حاضر ہوا۔ عرض کی یا رسول اللہ نابینا ہوں دعا فرمایئے۔ آپ نے فرمایا جاؤ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز نفل پڑھو اس کے بعد یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ قَدْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ = اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم، نبی رحمت کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) میں اپنی اس حالجت کے سلسلے میں آپ کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اے اللہ میرے بارے میں ان کی شفاعت قبول فرما۔ اس نابینا صحابی نے وضو کر کے دو نفل پڑھے دعا مانگی اور جب کھڑا ہوا تو آنکھیں روشن ہو چکی تھیں۔ یہ حدیث ترمذی، نسائی، ابن ماجہ (یہ تینوں صحاح ستہ میں شامل ہیں) طبرانی، مستدرک حاکم، حصن حصین بیہقی، ابن خزیمہ۔ عمل الیوم واللیلۃ مجربات عزیزی اور دیگر کتب میں موجود ہے علاوہ ازیں وہابیوں اہل حدیثوں کے پیشوا قاضی شوکانی نے اسے تحفۃ الذاکرین میں ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ صحیح تسلیم کیا ہے اس کے راوی حضرت عثمان بن حنیف ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ان کے پاس ایک پریشان حال شخص آیا اور مدد چاہی حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے یہی نماز اور دعا سکھائی اس نے دو نفل پڑھ کر یہ دعا پڑھی اللہ نے حالجت پوری کر دی محدثین نے اسے صلوٰۃ الحاجت کا نام دیا ہے اور لکھا ہے کہ جس کی کوئی جائز حاجت پوری

نہ ہو رہی ہو وہ وضو کر کے دو نفل پڑھے اور پھر وہیں بیٹھے بیٹھے خلوص کے ساتھ یہ دعا پڑھے (۱۰۰ بار پڑھنا زیادہ بہتر اور مجرب ہے) انشاء اللہ وہ حاجت پوری ہو جائے گی۔ اس حدیث سے مندرجہ ذیل مسائل حل ہو گئے۔

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ جائز ہے اور اس کی تعلیم خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ اور یہ وسیلۂ حبیب بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہے۔

۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں اور آپ کی وفات کے بعد قیامت تک آپ کا وسیلہ جائز و مستحسن اور باعث قبولیت دعا ہے۔

۳۔ آپ کی حیات مبارکہ میں اور آپ کی وفات کے بعد بھی آپ کو یا کے ساتھ ندا کرنا جائز اور سنت صحابہ رضی اللہ عنہم ہے۔ میرے خیال میں ایک دیانتدار اور منصف آدمی کے لیے نعرہ رسالت کے ثبوت میں اتنا کچھ کافی ہے اور ضدی، ہٹ دھرم اور منکر کے لئے دفتر کے دفتر بھی ناکافی ہیں۔ لطیفہ:۔ خداوند علام الغیوب کو علم تھا کہ میرے محبوب کے غلام قیامت تک ہر خوشی و رنج میں نعرہ رسالت یا رسول اللہ لگائیں گے اور دشمن منع کریں گے۔ لہٰذا حکمتِ الٰہی سے نعرہ تکبیر کے لیے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زبان سے اللہ اکبر نکلوایا اور نعرہ رسالت کے لیے یا محمد یا رسول اللہ نکلوایا۔ تاکہ حقیقی، اصلی اور سچے سنّی اور جعلی نقلی، جھوٹے مکار اور منافق سنی کا پتہ چل سکے۔ الحمد للہ سچے سنی نعرہ رسالت یا رسول اللہ لگاتے ہیں اور جھوٹے اور جعلی سنی منع کرتے ہیں۔

## نعرۂ حیدری اور نعرۂ غوثیہ

ناظرین گرامی۔ جب نعرۂ رسالت کا ثبوت بحمد اللہ اچھی طرح واضح ہو گیا۔

توان دونعروں کے بارے میں صرف اتنا سمجھ لیں کہ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرتاج اولیاء اور شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ان کی اولاد امام اولیاء، اور غوث اعظم ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے یہ مبارک ہستیاں بھی اس قابل ہیں کہ ان کا نعرہ لگایا جائے انشاء اللہ ان دونعروں کے ثبوت میں بھی ایک رسالہ لکھا جاسکتا ہے مگر نعرۂ رسالت کے بعد ان کے ثبوت میں زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ سب نبوتِ محمدیہ ہی کا فیضان ہے البتہ جنگ پینسٹھ ۱۹۶۵ء میں ایک مسلمان مجاہد نے نعرہ حیدری یا علی لگایا تو رام چرن نامی سکھ اُسی وقت دہشت زدہ ہو اگرا اور دَم توڑ گیا مختصر یہ ہے کہ ان نعروں کی برکت مسلمہ ہے اور یہ بھی جائز و مستحب ہیں۔ انکے حرام و کفر ہونے کی کوئی شرعی دلیل نہیں ہے۔

**المیہ:۔** چونکہ نعرۂ رسالت دورِ صحابۂ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں مسلمانوں کا شعار تھا اور پھر ہر دور میں اہل سنت وجماعت کے شعار کے طور پر مسلمانوں میں جاری رہا۔ اس لیے اکثر و بیشتر جنگوں میں مسلمان باوجود قلیل ہونے کے دشمن کی کثیر تعداد پر غالب آجاتے تھے مگر جب سے عرب میں وہابیت آئی اور نعرہ رسالت بند کر دیا گیا ہے مسلمان باوجود کثیر، ہونے کے بھی قلیل دشمن سے جوتے کھا رہے ہیں۔ اس کی مثال عرب اسرائیل تنازع سے بخوبی سمجھ میں آسکتی ہے۔ الغرض خوشی، جوش وجذبہ کے اظہار اور بوقت جنگ ومصیبت جس طرح نعرہ تکبیر جائز و باعث برکت ہے اسی طرح نعرہ رسالت جائز و باعث فتحمندی اور سنت صحابہ ہے بالخصوص نعرہ رسالت مسلمانوں کا شعار ہے لہٰذا نعرہ رسالت کو منع کرنا۔ اسے ناجائز و بدعت اور حرام و شرک کہنا انتہائی جہالت، گمراہی، شعارِ مسلمین سے ناواقفی، منافقت

اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے واضح دشمنی کی دلیل ہے۔ صحابی یہ نعرہ لگاتا ہے وہابی منع کرتا ہے ہم صحابی کی بات مانیں گے وہابی کی نہیں یہی صراطِ مستقیم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صراطِ مستقیم پر قائم و دائم رکھے۔ آمین ثم آمین۔

## اپیل

جامعہ ایوبیہ ٹرسٹ سعید آباد اہلِ سنت وجماعت کی معیاری دینی درسگاہ ہے۔ فی الحال ۲۵۰ بچے قرآن اور ۲۰ بچے ابتدائی عربی، انگلش کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں ۳ استاد قرآن پاک اور ایک استاد عربی انگلش کی تعلیم دے رہے ہیں۔ مدرسہ کی مالی حالت انتہائی کمزور ہے۔ علم دوست، دیندار اور مخیر حضرات سے بھرپور تعاون کی درخواست کی جاتی ہے۔

فقط دعاگو و دعاجو
**علامہ مفتی محمود ورنالوی ایم اے**

جاریکردہ
محمود ورنالوی۔ ایم اے۔ ناظمِ اعلیٰ جامعہ ایوبیہ ٹرسٹ وخطیب جامع مسجد صلاح الدین ایوبی ۳-ڈی ۲ سعید آباد۔ بلدیہ ٹاؤن کراچی۔

# حُبِّ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

برادرانِ اسلام ! ہر مسلمان یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ محبِّ رسول ؐ ہے لیکن یاد رکھیں کہ محب اپنے محبوب کا عیب یا نقص کبھی نہیں سن سکتا۔ کیونکہ حبك الشئ یعمی ویصم ۔ کسی چیز کی محبت محبوب کا عیب سننے اور دیکھنے سے اندھا بہرا بنا دیتی ہے تو دوستو! سچے محبِّ رسول کو آپ کے ذکر سے، آپ کے نام سے غرضیکہ آپ کی ہر چیز سے محبت ہو گی۔ اور جسے آپ کے نام کا نعرہ بدعت و شرک یا حرام و ناجائز نظر آئے وہ آپ کا محب ہرگز نہیں ہو سکتا دوست کو اپنے دوست کے ذکر سے خوشی حاصل ہوتی ہے۔ اور دشمن اپنے دشمن کا نام سن کر جل بھن جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ سے لے کر مسلمانانِ عالم نعرہ رسالت بلا اختلاف کے لگاتے رہے ہیں۔ یہ نعرہ مسلمانوں کا شعار رہا ہے تو آجکل دوسرے نعرے لگانا اور نعرہ رسالت کو ہڑپ کر جانا کیا منافقت اور رسول دشمنی نہیں ہے ؟۔ دنیا جانتی ہے کہ یہ نعرہ سنیوں کی پہچان ہے اور جو شخص سنی بن کر اسے منع کرے سمجھ لو کہ سنیوں کے بھیس میں کوئی نجدی، وہابی یا دیوبندی ہے جو سادہ مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈال رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے بچائے۔ آمین ثم آمین۔

یا اللہ
جل جلالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم

حقیقی، اصلی، خالص اور سچے سنی کی پہچان

# نعرۂ رسالت
# یارسول اللہ




## علامہ مولانا مفتی محمود ورنالوی (ایم اے)

سابق ناظم اعلیٰ جامعہ ایوبیہ ٹرسٹ وخطیب جامع مسجد صلاح الدین ایوبی

۲ر ڈی سعید آباد۔ بلدیہ ٹاؤن کراچی پاکستان